ادبیات

چلا

از

(جناب الم مظفر نگری)

لے کے جب جوشِ جنوں اپنے بیاباں سے چلا — بچ کے میں شورشِ ہر جادۂ طوفاں سے چلا
لب پہ ہر ذرۂ صحرا کے ہے شورِ لبیک — کون یہ اُٹھ کے بہاروں میں گلستاں سے چلا
حرمِ حسن کے جلوؤں پہ ہے مستی کا ورود — نغمۂ عشق کہیں سازِ رگِ جاں سے چلا
میرے جلووں نے عیاں ہو کے مجھے گھیر لیا — میں جو کچھ آگے حدِ منزلِ امکاں سے چلا
ضبطِ غم! خالقِ طوفاں نہ کہیں ہو جائے — روک اس قطرہ کو جو دیدۂ گریاں سے چلا
دور تاریکیٔ ہر بزمِ جہاں ہو جاتی — لے کے مشعل نہ کوئی میرے شبستاں سے چلا
روکتا کون مجھے فصلِ بہار آنے پر — اپنی نظروں سے بھی بچ بچ کے میں زنداں سے چلا
پھاڑ لیتے ہیں جو دامن کو بہاروں میں گل — یہ بھی دستور مرے چاکِ گریباں سے چلا
اڑ کے کہتی ہے یہ خاک سرِ وادیٔ جنوں — سلسلہ دہر کا ذراتِ پریشاں سے چلا
کیا ہے انجامِ خزاں اس کو نہیں تھا معلوم — ہو کے بے دل جو شکستِ گلِ خنداں سے چلا
بن گیا فیضِ خودی سے وہ حریفِ خورشید — اڑ کے ذرہ جو کوئی صحنِ بیاباں سے چلا
ہے خوشی غم کا نتیجہ مجھے معلوم ہوا — جب نشیمن کا پتہ تنگیٔ زنداں سے چلا

لے لیا بڑھ کے الم شانِ کریمی نے مجھے
ہو کے مایوس جو میں حشر کے میداں سے چلا